السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو بوجہ اس کے اعراض ونشوز کے لکھ کر طلاق بائن دے دیا تھا، بعدہ بوقت نکاح ثانی مجلس نکاح میں پھر دوبارہ زبانی طلاق دے دی تھی اورمدت ڈیڑھ برس کی گزر گئی ہے، اس بنا پر وہ بی بی دوسرے مردسے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اوراس انقضا پر عبداللہ سردار پر وہ بی بی حرام ہوگئی ہے یا حلال ہے اور عبداللہ سردار بلا تجدید نکاح اس بی بی کو جبراً اپنے تحت میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو صرف دوبار طلاق دی، پہلی بار لکھ کر، دوسری بار زبانی اور سوال سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دوسری طلاق پہلی طلاق کی عدت کے اندر دی یا عدت کے بعد دی اوراگر عدت کے بعد دی تو نکاح ثانی کے قبل یا نکاح ثانی کے بعد دی؟ پس اگر عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو فی الواقع دو ہی طلاق دے دی ہو اور دوسری طلاق پہلی طلاق کی عدت گزرجانے اوراس بی بی سے نکاح ثانی کرنے کے بعد دی ہو تو اس صورت میں اگر طلاق ثانی کی عدت نہ گزری ہو تو عبداللہ سردار اپنی بی بی کو بلا تجدید نکاح صرف رجعت کر کے اپنے تحت لاسکتے ہیں، اس میں بی بی کی رضا مندی کی ضرورت نہیں ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اس رجعت سے اصلاح کی نیت ہو، یعنی بی بی کو اچھی طرح رکھنے کی نیت ہو، ایذا اور تکلیف پہنچانے کی نیت نہ ہو۔

وَبُعولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فى ذٰلِكَ إِن أَرادوا إِصلـٰحًا... **[٢٢٨](#)** ... سورة البقرة

"اوران کے خاوند اس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں، اگر وہ (معاملہ) درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں"

اگر طلاق ثانی کی عدت گزر چکی ہو تو اس بی بی کو اختیار ہے، چاہے دوسرے مرد سے نکاح کرے، چاہے عبداللہ سردار سے کرے۔ الغرض اس میں بی بی کی رضا مندی کی ضرورت ہے۔ جس سے راضی ہو، اس سے نکاح کر سکتی ہے، اس پر کسی کا جبر نہیں پہنچتا۔

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ **[٢٣١](#)** ... سورة البقرة

"اورجب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"

صرف ڈیڑھ برس گزر جانے سے نہیں کہا جاسکتا کہ عدت گزر گئی یا نہیں؟ اس کو ٹھیک طور پر دریافت کرلیا جائے، اس لیے کہ عورتیں مختلف قسموں کی ہوتی ہیں، لہٰذا ان کی عدتیں بھی مختلف ہیں۔ واضح ہو کہ جواب جو لکھا ہے، یہ سوال کے اس مطلب کا جواب ہے جو سوال سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر سوال کا کچھ اور مطلب ہو تو اس جواب کو اُس مطلب کا جواب نہ سمجھیں۔ فقط۔ کتبہ: محمد عبداللہ (فی دہلی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:515